Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۵ محرم ۱۳۹۴ھ ۸ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش ۸ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ تبلیغ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۷ تبلیغ ۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ (والدہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب فضلِ عمر ہسپتال ربوہ) ۶ اور ۷ فروری کی درمیانی شب کو وفات پاگئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نمازِ جنازہ کل ۸ فروری بروز جمعہ ادا کی جائے گی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے

جس کام کیلئے انہیں بُلایا جائے وہ اپنی ہمت اور توفیق کے موافق ایک دوسرے سے پہلے آگے بڑھتے ہیں

"مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے ۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں اُن کو بُلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اُن میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے ۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دُنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی ۔ اُنہوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دُکھ اُٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا ۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامّل اور افسوس نہیں کیا ۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے اُن کو آخر کار بامُراد کیا ۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۶ ، ۳۳۷)

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

احباب تین باتیں یاد رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر لانے کے لئے جس عظیم مہم کا آغاز فرمایا تھا مخلصینِ جماعت اس ضمن میں تین باتیں یاد رکھیں :۔

اوّل :۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں مجلسِ مشاورت سے قبل (جو مارچ ۱۹۷۴ء کے آخری ہفتہ میں ہو رہی ہے) بھجوا دیئے جائیں۔

دوم :۔ وعدہ جات بھجواتے وقت صرف موجودہ آمدنی کو مدّ نظر نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو جن حسنات سے نوازنے والا ہے اور آپ پر جو بے انتہا فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپ کی آمدنیوں میں آپ کی اُمید سے کہیں بڑھ کر برکتیں دے گا انہیں بھی مدّ نظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے۔

سوم :۔ اس سلسلہ میں نقد رقوم اور چیک اس ہدایت کے ساتھ کہ یہ رقم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی مد میں داخل کی جائے براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں۔

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

اسلامی ملکوں کی تاریخی سربراہ کانفرنس اور مسلمانانِ عالم کا ایک اہم فرض

آجکل لاہور میں اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس کی تیاریاں ذوق و شوق کے عالم میں نہایت زور شور سے جاری ہیں۔ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی دوسری (بلکہ پہلی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ اہمیت کی حامل) کانفرنس ہے۔ پہلی کانفرنس آج سے ساڑھے چار سال قبل ۱۹۶۹ء میں ۲۲ ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک مراکش کے دارالحکومت رباط میں منعقد ہوئی تھی اور اس میں ۲۵ پچیس اسلامی ملکوں کے سربراہوں اور اعلیٰ مندوبین نے شرکت کی تھی۔ اسکے بعد دوسری کانفرنس کا انعقاد اب پاکستان کے تاریخی شہر لاہور میں عمل میں آ رہا ہے جو ۲۲ فروری سے شروع ہونا قرار پائی ہے۔

پہلی سربراہ کانفرنس کا انعقاد جو مراکش کے شاہ حسن نے بلائی تھی ایک نہایت ہی مبارک قدم تھا کیونکہ اس کے نتیجہ میں اسلامی ملکوں کے درمیان ربط و ضبط اور اتحادِ فکر و عمل کی طرح پڑی اور اسی کے نتیجہ میں بعد ازاں ایک مستقل اسلامی سیکرٹیریٹ اور باہمی میل جول بڑھانے والے متعدد ذیلی اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ اس طرح موجودہ زمانہ کے سب سے اہم تقاضے (اسلامی ملکوں کے مابین وسیع تر اتحاد) کے پورا ہونے کے سامان ہوئے۔

جہاں پہلی سربراہ کانفرنس بیت المقدس میں اسرائیلیوں کے ہاتھوں مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی اور اسکے ایک حصہ کو نذرِ آتش کئے جانے کے انتہائی تکلیف دہ اور روح فرسا حالات میں منعقد ہوئی تھی وہاں دوسری سربراہ کانفرنس کا انعقاد اکتوبر ۱۹۷۳ء میں اسرائیل کی تازہ جارحیت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورتِ حال پر غور کرنے کیلئے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یہ صورتِ حال اس امر کی آئینہ دار ہے کہ جس اتحاد کی بنیاد ۱۹۶۹ء میں پہلی سربراہ کانفرنس کے موقع پر پڑی تھی وہ بحمد اللہ تعالیٰ رنگ لایا اور ۱۹۷۳ء میں جب اسرائیل نے اپنی مستعار فوجی طاقت کے گھمنڈ میں ایک نئی جارحیت کا ارتکاب کرکے عربوں کے نئے علاقوں پر قبضہ جمانا چاہا تو اسے نہ صرف یہ کہ منہ کی کھانی پڑی بلکہ اُن بڑی طاقتوں کی حمایت کا بھرم بھی کھل گیا جن کے بل پر اسرائیل معرضِ وجود میں آنے کے بعد ہمیشہ عربوں کو دبائے رکھنے اور ہمیشہ اپنی ہی منواتے چلے جانے کی آس لگائے بیٹھا تھا۔ نہ صرف یہ کہ مصر اور شام میدانِ جنگ میں اسرائیلیوں کے چھکے چھڑانے میں کامیاب رہے بلکہ عرب ممالک نے متحد ہو کر امریکہ اور اسرائیل کے تمام حامیوں کو تیل کی ترسیل بند کر دی اور اس طرح پوری دُنیا کی اقتصادیات کو ہلا کر رکھ دیا اور بیک وقت پورے کرۂ ارض میں زلزلہ آئے بغیر نہ رہا۔ یہ سب برکت ہے اُس اتحاد کی جس کی بنیاد پہلی سربراہ کانفرنس کے انعقاد کے نتیجہ میں پڑی اور جملہ اسلامی ملکوں کو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے قرآنی حکم پر ایک حد تک عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب ہوئی۔

اب جبکہ اسلامی ملکوں کی دوسری سربراہ کانفرنس کا انعقاد پاکستان ایسی عظیم مسلم مملکت کے تاریخی شہر لاہور میں عمل میں آنیوالا ہے حالات ۱۹۶۹ء کی پہلی سربراہ کانفرنس کے مقابلہ میں بحمد اللہ تعالیٰ زیادہ سازگار ہیں۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کے نتیجہ میں اب مشرقِ وسطیٰ میں طاقت کا توازن بڑی حد تک بدل چکا ہے۔ اس امریکی نظریہ کی کہ مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل فیصلہ کن فوجی طاقت کا مالک ہے فضائے آسمانی میں دھجیاں بکھر چکی ہیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ دنیا پر یہ آشکار ہو گیا ہے کہ ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں ہوائی اور بحری بیڑوں، ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں، توپوں، میزائلوں اور راکٹوں کے ذخائر کو اپنی تمام تر ہلاکت آفرینیوں کے باوجود وہ اہمیت حاصل نہیں ہے جو تیل کے ہتھیار کو حاصل ہے اور انتہائی اہمیت کا حامل یہی وہ ہتھیار ہے جس سے قدرت نے عربوں کو پوری طرح مسلح کر رکھا ہے۔ لیکن اس ہتھیار کو کامیابی سے استعمال کرنے کا انحصار مراکش سے لیکر انڈونیشیا تک جملہ اسلامی ملکوں کے باہمی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں یہ ایک خداداد ہتھیار عطا کیا ہے کہ اگر وہ باہمی اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے اسے صحیح ڈھنگ میں استعمال کریں تو وہ بڑی طاقتوں کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ انہیں بڑی طاقتوں کی پُشت پناہی اور سرپرستی کی نہیں بلکہ خود بڑی طاقتوں کو ان کی امداد و اعانت اور دوستی کی ضرورت ہے۔

اب چونکہ عالمی صورتِ حال میں یہ تبدیلی اسلامی ملکوں کے درمیان اتحاد کی اساس قائم ہونے کے نتیجہ میں ہوئی ہے اس لئے اسلام دشمن طاقتیں جنکے پاس تیل کے ماسوا ہر قسم کے وسائل کی کمی نہیں ہے اس اتحاد کو نقصان پہنچانے کی ضرور کوشش کریں گی۔ ایسے حالات میں اِس اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا اور اسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار میں تبدیل کر دکھانا موجودہ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

ایسے وقت میں اِس ضرورت کو بہمہ وجوہ پورا کرنے کی غرض سے پاکستان میں اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس کا انعقاد نیک فال کی حیثیت رکھتا ہے اور یقیناً اِس موقع پر میزبان ملک کی حیثیت سے اسلامی ملکوں کے سربراہوں اور دیگر سربرآوردہ شخصیتوں کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کرنا حکومت اور اہلِ پاکستان کیلئے مایۂ صد افتخار ہے۔

اس تاریخی کانفرنس کے انعقاد میں اب صرف دو ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کانفرنس کے سلسلہ میں پورے عالمِ اسلام یعنی رُوئے زمین پر بسنے والے اسلام کے تمام نام لیواؤں پر ایک عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اِن ایّام میں خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس دوسری سربراہ کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے، اسکے نتیجہ میں اسلامی ممالک حقیقی یعنی ناقابلِ تسخیر اتحاد سے مالا مال ہوں، ان کا باہمی اتحاد اس درجہ مضبوط و مستحکم اور بنیانِ مرصوص ثابت ہو کہ اسلام دشمن طاقتیں اس میں معمولی سے معمولی رخنہ ڈالنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکیں۔

خاص طور پر میزبان ملک کے شہری ہونے کی حیثیت میں اہلِ پاکستان کا اور ان میں سے بھی بالخصوص جماعتِ احمدیہ کے افراد کا (جنہیں اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت پر زندہ ایمان عطا کیا ہے) بدرجۂ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ اِن ایّام میں اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس کی کامیابی اور عالمِ اسلام کے اتحاد کی مضبوطی و استحکام کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دُعاؤں میں لگے رہیں اور دُعا کو انتہاء تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

خُدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمانوں کا ایک نہایت پسندیدہ عمل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کے بعد مسلمانوں کے ایک ایسے عمل کا ذکر فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت ہی پسندیدہ ہے اور وہ ہے اعتصام بحبل اللہ۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَّيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا۔ فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ (مسلم کتاب الاقضیہ)

اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں اسے ناپسند ہیں۔ اُسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو، اتفاق و اتحاد سے رہو، تفرقہ بازی اختیار نہ کرو۔ اور اسے ناپسند ہے قیل و قال یعنی بحث بازی، کثرتِ سوال اور دولت کا ضیاع۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی پسند ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والے ہوں اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام کر باہم متحد و متفق رہنے والے ہوں اور تفرقہ بازی کسی صورت میں بھی اختیار نہ کریں۔ سو گویا اتحاد بین المسلمین خدا تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اتحاد میں بے انداز برکت رکھی ہے۔ اتحاد کی وجہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو ترقیات سے نوازتا اور سرخروئی عطا فرماتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر باہم اتفاق نہ ہو اور ہر آن تفرقہ بازی ان کا شیوہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب خیر و برکت اُٹھ جاتی ہے، ناکامی مقدر ہو جاتی ہے اور سوائے بدنامی کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کے معلّمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر مقام

(محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمہ طور اُمّی یعنی اَن پڑھ تھے لیکن اس کے باوجود آپؐ نے عالمی ترقی و تقدم کیلئے جو کام کیا اُس کو دُنیا کا کوئی مورخ فراموش نہیں کر سکتا ہے کیونکہ آپ نے حصولِ علم ۔ ترویج علم اور ترقی علم کے لئے جس قدر زور دیا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ علم کے لئے آج تک اس قسم کا زور کسی معلم فلاسفر یا نبی نے نہیں دیا ہے چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں :۔

۱۔ " اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ
اِلَی اللَّحْدِ "

یعنی علم کی تلاش پنگھوڑے سے شروع ہو کر قبر تک جاری رہنا چاہیئے ۔ عمر کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ آپ اس عمر میں علم سیکھ نہیں جا سکتا ہے ۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک کثیر تعداد نے اپنی عمر کے پچھلے حصہ میں کفار کے جنگی قیدیوں اور بعض دیگر ذرائع سے لکھنا اور پڑھنا سیکھا

ب ۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ

یعنی حصول علم ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ۔ اس حدیث کی رو سے اگر غور کیا جائے تو دنیا میں آج تک ایک بھی نبی ایسا نہیں ہوا ہے جس نے اپنی امت کے سب افراد پر بلا تمیز مرد و زن حصول علم کو فرض قرار دیا ہو ۔ یہ فضیلت صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ آپ نے اپنی اُمّت کے ہر فرد کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا نہ صرف ضروری سمجھا بلکہ اسے ایک فرض قرار دیا ۔

ج ۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ
بِالصِّيْنِ ۔

یعنی علم طلب کرو خواہ تمہیں اس کے حصول کے لئے چین جیسے دور دراز ملک کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے ۔

مندرجہ بالا ہر سہ احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حصولِ علم پر جو زور دیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے اور حصول علم کے لئے آنحضرت صلعم کے اسی زور ہی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنی ترقی و کمال کے زمانہ میں علمی میدان میں وہ ترقی کی کہ دنیا کی آنکھیں آج بھی اُسکی وجہ سے خیرہ ہو رہی ہیں اس ترقی و تقدم کی قدرے تفصیل قارئین الفضل کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر کہ " اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْيَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ " مسلمانوں کو علم طب کی طرف بھرپور توجہ دلائی اور مسلمانوں نے اس میدان میں وہ تفوق و کمال حاصل کیا کہ وہ ساری دُنیا کے استاد شمار ہونے لگے چنانچہ مسلمان طبیب حکیم بوعلی سینا کو اس فن کا مسلمہ ماہر تسلیم کیا گیا حتیٰ کہ آج بھی اس کی کتب کے تراجم یورپ کی مختلف زبانوں میں ہو رہے ہیں ۔ انیما کا موجودہ مروجہ طریق اسی شہرہ آفاق شخصیت کی ایجاد و اختراع ہے اور یہ بھی مسلمان اطباء کی برتری اور اعلیٰ ریسرچ کا ثبوت ہے کہ بعض اپریشن جس طریق سے مسلمانوں نے کئے تھے اُن پر یورپ اپنی غیر محدود مادی اور سائنسی ترقی کے باوجود آج تک کوئی اضافہ نہیں کر سکا ہے پھر مشہور اسلامی خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں یہ شرف بھی ایک مسلمان ڈاکٹر کو ہی حاصل ہوا کہ اُس نے دُنیا میں پہلی مرتبہ دانتوں کو سونے سے بھر کر ان کی افادیت کو قائم و دائم کر دیا ۔

۲۔ آج کل کی یورپین اقوام کو اپنے فلسفہ پر بڑا فخر و ناز ہے لیکن ہر پڑھا لکھا یورپین اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس فن میں بھی اُن کے استاد ہونے کا شرف ایک ہسپانوی مسلمان علامہ ابن رشد کو حاصل ہے ۔

۳۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں " لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ " والی آیت نازل کر کے مسلمانوں کو علم حساب کی طرف توجہ دلائی اور مسلمانوں نے اس علم میں وہ ترقی کی کہ وہ موجودہ حساب کے موجد و مخترع مانے گئے یہ یورپین جو آج کل اس قدر مغرور بیٹھے کہ وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے محاسب میں کل تک ان کی یہ حالت تھی کہ جب یہ ایک کا عدد ظاہر کرنا چاہتے تھے تو ایک لکیر اس طرح (I) ڈال دیا کرتے تھے اور دو کے عدد کے لئے دو لکیریں (II) اور تین کے عدد کیلئے (III) تین لکیریں ڈال دیا کرتے تھے یعنی وہ ہندسے استعمال کرتے تھے جو Roman Figures کے نام سے مشہور ہیں ۔ ان ہندسوں میں اگر کسی کو ایک ارب یا کھرب لکھنا ہو تو اُسے پتہ چلے کہ یہ کس قدر محنت اور درد سری کا کام ہے لیکن بارھویں صدی عیسوی میں ایک ہسپانوی نژاد مسلمان حسابدان مسمی سلطان محمد بن موسیٰ نے صفر ([illegible]) کو یورپ میں متعارف کر کے حسابدان دُنیا پر وہ احسان کیا کہ جس کی نظیر ملنی ناممکن ہے اور اس کی برکت سے اب بڑے سے بڑا ہندسہ بھی صرف چند سیکنڈوں میں با آسانی لکھا جا سکتا ہے ۔ اسی طرح ۲۔۳۔۴۔۹ بھی مسلمانوں کی ایجاد کردہ ہندسے ہیں اور ان ہندسوں کو سب یورپین آج بھی Arabic Numerals کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔

مندرجہ بالا ہر سہ امور کے حوالہ کیلئے دیکھیں
"Tropical Africa in
World History"
By—Batton"

۴۔ آنحضرت صلعم پر اللہ تعالےٰ نے جو وحی نازل کی اُس میں فرمایا کہ

" قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ "

اس آسمانی وحی کے نتیجہ میں مسلمانوں میں جن دو علموں کی طرف خاص توجہ پیدا ہوئی اُن میں سے ایک علم سیاحت ہے اور دوسرا علم تاریخ ۔ چنانچہ مسلمان سیاح ابن بطوطہ کی مشہور کتاب

" رحلۃ ابن بطوطہ "

اس علم میں ایک بے نظیر تصنیف ہے اور دُنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں کے لئے نہ صرف باعث زینت ہے بلکہ ایک منفرد اور ممتاز مقام کی حامل ہے علم تاریخ میں مسلمانوں نے وہ مہارت حاصل کی اور تاریخدانی کے وہ اصول ایجاد کئے کہ یہ اصول سب تاریخدانوں کیلئے آج بھی مسلّمہ قواعد کی حیثیت رکھتے ہیں اس ضمن میں متعدد مسلمان مورخین کے نام لئے جا سکتے ہیں لیکن جو شخص اس میدان میں سب تاریخدانوں پر فضیلت و سبقت لے گیا وہ مشہور و معروف مسلمان مورخ ابن خلدون ہے جس نے اپنی مایہ ناز تصنیف " مقدمہ ابن خلدون " لکھ کر سارے یورپ بلکہ ساری دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور انہیں مجبور کر دیا کہ وہ اس فن میں اُسے اپنا استاد تسلیم کریں ۔

۵ ۔ اس مضمون کے شروع میں جو تین احادیث خاکسار نے نقل کی ہیں اُن میں سے ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو حصول علم کے لئے چین تک جانے کی دعوت بھی دی ہے جو اس زمانہ میں جبکہ ریل ۔ موٹر اور ہوائی جہاز دنیا میں ناپید تھے ایک نہایت ہی دشوار گذار اور دور دراز مقام تصور کیا جاتا تھا ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ سے مسلمانوں میں طلب علم کی جو روح پھونک دی تھی اس کی وجہ سے اس کارِ دشوار کو ممکن الحصول کر دیا اور مسلمانوں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے اپنی حدیث میں جو خاص چین کا نام لیا ہے اسلئے یہ امر حکمت سے خالی نہیں ہے چنانچہ چند منچلے مسلمان اس مہم پر روانہ ہوئے اور انہوں نے دم نہ لیا جب تک اس مہم کو سر نہ کر لیا اور اس مہم کے ذریعہ وہ اپنے نبی اُمّی کی لفظی و معنوی پیروی کے نتیجہ میں چین سے اس صنعت کا علم لے کر واپس لوٹے جو دُنیا میں ہر قسم کے علوم کی ترقی کے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ میری مراد اس سے کاغذ کی صنعت ہے جس کا علم مسلمانوں نے چین جا کر حاصل کیا اور پھر اسے سارے یورپ میں پھیلا دیا حوالہ کے لئے پھر دیکھیں ۔

"Tropical Africa
in World History
by Batton"

اب قارئین کرام ذرا غور کریں کہ اگر مسلمان اپنے پیارے نبی کے ارشاد کی تعمیل میں چین نہ جاتے تو کیا علمی میدان میں جو ترقی اب ہو چکی ہے یا آئندہ ہوگی اور یہ چھاپے خانے اور ان کی روز افزوں یہ رسائل و جرائد اور ان کی کثرت کیا اس ترقی و تقدم کا حصول کاغذ کے بغیر ممکن تھا ؟ ہرگز نہیں ۔ پس دُنیا کا ہر وہ شخص جو لکھنا پڑھنا جانتا ہے یقیناً اس کی گردن اس نبی اُمّی (فداہ ابی و امی) کے احسان سے خم ہے جس نے باوجود اُمّی ہونے کے اپنے وجود باجود سے [illegible]

سیدنا حسین علیہ السلام

مکرم محمد عبداللہ صاحب قریشی بی۔اے۔ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بے انتہا محبت تھی۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ "اے خدا میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔" اور اسی کی وجہ یہی ہوگی کہ وحی الٰہی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ آپ کے اہل بیت میں سے یہ وہ قتیل جلیل ہے جس نے حق و باطل کے معرکہ میں اپنی اور اپنے جگر گوشوں اور عزیزوں کی قربانی دے کر یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام کا زندہ ہونا ایک قربانی مانگتا ہے اور وہ قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنا تن من دھن اور اولاد سب کچھ فدا کر دینا ہے اور واقعی حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان و تحمل۔ جرأت و جواں مردی اور عزم و استقلال سے کربلا کے میدان میں حق و صداقت کے دشمن یزید کے لشکر کا مردانہ وار مقابلہ کر کے اور اپنی اور اپنے جگر گوشوں اور حق کے جانثاروں کی بہت بڑی قربانی پیش کر کے حق و صداقت کے علم کو سربلند کر دیا۔ زندہ باد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی جرأت اور غیرت ایمانی نے دنیا میں ظلم و استبداد کے مقابل انسانیت کا بول بالا کر دیا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات اپنی مثال آپ تھی اور کیوں نہ ہوتی۔ آپ جس ذات اقدس کے نواسے اور لخت جگر تھے وہی جب جمیع اخلاق فاضلہ کا مجسمہ تھی تو حسین رضی اللہ عنہ جنہوں نے ان کی گود میں آنکھ کھولی تھی۔ ان کی ذات مجموعہ اخلاق عالیہ کیوں نہ ہوتی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"سچائی عزت ہے اور جھوٹ عجز
راز داری امانت ہے اور حق جوار
قرابت۔ امداد دوستی ہے اور عمل
تجربہ۔ حسن خلق بہترین عبادت ہے
اور خاموشی زینت۔ بخل فقیری
ہے اور سخاوت تونگری۔ غصہ زہر
ہے اور نرمی عقلمندی۔"

آپ کو سخاوت اور شجاعت تو اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے گھٹی میں ملی تھی کہ ہر جگہ اس کے نمونے دکھائے۔ سیدنا حسین علیہ السلام نے واقعہ کربلا میں جو حقیقت میں حق و صداقت اور جبر و استبداد کے درمیان معرکہ کارزار تھا اپنی اور خانوادہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی جانوں کی قربانی دے کر تمام عالم اسلام کے لئے قیامت تک کے لئے ایک ایسی زندہ جاوید مثال قائم کر کے دکھا دی جو ہر زمانہ میں مسلمانوں کو ظلم و جور اور جبر و استبداد کے خلاف ہمیشہ کمربستہ رہنے کے لئے ان میں ایک خاص جذبہ اور تازہ ولولہ پیدا کرتی رہے گی اور انہیں یاد دلاتی رہے گی کہ مسلمانوں نے جبر و استبداد اور دشمنان اسلام کے مقابل پر کسی دور میں بھی اپنے آپ کو کمزور اور قلیل تصور نہیں کیا۔ بلکہ حق و صداقت کے علم کو ہمیشہ سربلند کئے رکھا ہے۔

ہزاروں افراد پر مشتمل ہتھیار بند یزیدی لشکر سے ٹکر لینے سے قبل سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے اگرچہ دونوں ہی راستے کھلے تھے۔ خواہ وہ بھی اپنے برادر بزرگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرح گوشہ عافیت اختیار کر لیتے یا حالات پیش آمدہ سے سمجھوتہ کر لیتے۔ لیکن علمبردار صدق و صفا اور پیکر جرأت و بسالت حسین رضی اللہ عنہ نے حق کی خاطر باطل کے سیلاب کے سامنے سر خم کرنا جائز نہ سمجھا۔ انہوں نے ان نازک ترین لمحات میں اپنے آپ کو کسی لمحہ بھی بے بس نہ سمجھا۔ انہیں اگرچہ یزیدی لشکر کو دیکھ کر یہ نظر آ رہا تھا کہ اس معرکہ حق و باطل میں نہ صرف انہیں اپنی ہی جان کی قربانی دینی پڑے گی۔ بلکہ باغ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری پھول اور کلی تک کو بھی نثار کر دینا پڑے گا۔ لیکن ان کا قلب مطمئن تھا یہ جانتا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو آج شجر اسلام کی آبیاری انہیں اپنے اور خانوادہ رسول کے جگر گوشوں کے خون سے بہر حال کرنی ہی پڑے گی تاکہ یہ حیات نو پا سکے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کی یہ ذبح عظیم لاریب نہ صرف یہ کہ کبھی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ ان کی اسی قربانی سے ہی اسلام کو نئی زندگی اور تازگی نصیب ہوگی کیونکہ

"اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد"

وہ جانتے تھے کہ اگر آج انہوں نے ظلم و جور اور باطل کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو اس ذلت کو قبول کر لینے سے جہاں حقیقی اسلام اور الٰہی غیرت کا جھنڈا ہمیشہ کے لئے سرنگوں ہو جائے گا۔ وہاں آنے والی نسلیں بھی انہیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ چنانچہ آپ میدان میں [illegible] ہو کر نکلے اور دشمنوں سے جنگ کرتے ہوئے انہیں اپنی تلوار کے جوہر دکھائے تو فرمایا:۔

"لوگ دنیا کے [illegible] ہو گئے
[illegible] کر کے اختیار کر
[illegible] حق [illegible]
[illegible] دیکھ [illegible]
پڑتا ہے [illegible] حلال کو حرام
اور حرام کو حلال ٹھہرایا جا رہا
ہے ان حالات میں میرے لئے
یہی لازم ہے کہ میں ان کی سرکشی
کو حق و عدل سے بدلنے کی
کوشش کروں۔ اب وقت آ گیا ہے
کہ مومن حق کی راہ میں جان قربان
کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میں
شہادت ہی کی موت چاہتا
ہوں کیونکہ ظالموں کے ساتھ زندہ
رہنا بجائے خود ایک جرم ہے۔"

یہ کہتے ہی مقابلے کا عزم صمیم کر لیا اور پھر دشت کربلا میں ہر قسم کے مصائب اور اپنے ساتھیوں اور معصوم جگر گوشوں کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھ کر پورے صبر و سکون کے ساتھ اپنے آپ کو رضائے الٰہی کے سپرد کر دیا۔ اور پھر دنیا نے دیکھ لیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے کس خندہ پیشانی سے اپنی شہادت کا خیر مقدم کیا کہ زندہ جاوید ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے تمام بچوں اور مستورات نے بھی صبر و رضا کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور خانوادہ رسول کے جگر گوشوں کا ہی وہ پاک نمونہ تھا جسے کشفی آنکھ سے دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد صدی چہار دہم بھی تڑپ اٹھے اور بے ساختہ فرمایا کہ:۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

یہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی تربیت کا نیک نمونہ تھا جسے آپ کے جگر گوشوں نے حق و باطل کے معرکۂ عظیم میں اپنی شہادت سے پیش کر دکھایا کہ اسلام کا ہر عاشق صادق نہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ آپ کی آل کے کوچہ پر بھی اپنے تئیں نثار کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کا حادثہ کوئی معمولی حادثہ نہیں۔ اس کی وجہ سے قیامت تک کے مسلمانوں کے دل پر ایک ایسا کاری زخم لگ چکا ہے جس کا اندمال کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ کاش ہر دور کے مسلمان سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم قربانی سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے اس عہد و پیمان کو جو بحیثیت مسلمان انہوں نے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے باندھ رکھا ہے ہمیشہ یاد رکھیں اور دشمنان اسلام کے مقابل پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو کر صرف یہ نہیں کہ اسلام کی بقاء پر جس طرح سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ قائم تھے مستعد صف آرا ہو کر سینہ سپر ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت انشاء اللہ اسلام کے جھنڈے کو کبھی سرنگوں نہ کر سکے گی۔ آپ کی شہادت میں باطل کے مقابل پر حق و صداقت کے مشترکہ [illegible] پر یکجا ہونے کی دعوت ہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس دعوت کو قبول کرنے کا عزم کریں۔

"بے نظیر مقام" بقیہ صفحہ ۳

علمی دنیا میں ایک محیر العقول انقلاب برپا کر دیا اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد و آل محمّد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

پھر یہی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں مسلمانوں نے صرف بعض مروجہ علوم کو ہی اوج کمال تک پہنچایا بلکہ انہوں نے آنحضرت صلعم کی روحانی توجہ کے طفیل کچھ ایسے علوم بھی ایجاد کئے جن کا وجود آنحضرت صلعم سے پہلے دنیا میں بالکل مفقود و معدوم تھا۔ مثلاً علم التوحید۔ علم التفسیر علم الحدیث۔ علم المنطق۔ علم الفقہ۔ علم النحو اور علم اسماء الرجال وغیرہ وغیرہ۔ پس بلاشبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اشاعت و ترویج علم کے لحاظ سے دنیا کے سب معلمین، فلاسفروں اور انبیاء علیہم السلام سے نہایت ہی اعلیٰ اور ارفع ہے اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلیٰ و ارفع مقام کو حضور کی صداقت کی دلیل ٹھہراتے ہوئے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:۔

"امی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن ترے"

درخواستہائے دعا

(۱) جائیداد کے سلسلہ میں میری ایک اپیل سپریم کورٹ میں کی ہوئی ہے اس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے احباب دعا فرمائیں کہ میری اپیل منظور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے مالی نقصان سے محفوظ رکھے۔
(فیض الحق خان گوشہ عافیت فرید ٹاؤن ساہیوال)

(۲) جماعت احمدیہ رکھ مور جھنگ کے ایک دوست مکرم عطا محمد صاحب [illegible] بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(بشیر احمد اختر مربی سلسلہ ڈیرہ غازی خان)

(۳) میری اہلیہ محترمہ حمیدہ اختر بعارضہ [illegible] بیمار ہے اور کل ہسپتال میں داخل ہو چکی ہیں۔ چند دنوں تک اپریشن ہو گا۔ احباب جماعت نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
([illegible])

(۴) میرا والد عزیزم محمود احمد [illegible] بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔
(غلام علی کھوکھر [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۸)

مسل ۲۱۴۹۸ میں بشیر انجم ولد چوہدری محمد یوسف صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ۵۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد : بشیر انجم ولد چوہدری محمد یوسف صاحب ۱۴/۲ دار الرحمت غربی ربوہ ۔ گواہ شد : شیخ برکت علی ولد شیخ جمیل احمد صاحب ۱۴/۲ دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد : بشیر احمد طاہر ولد مہر دین صاحب دار الرحمت غربی ربوہ

مسل ۲۱۴۹۹ میں سعیدہ اختر بنت چوہدری احمد خان صاحب قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودہا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ (۱) ایک عدد گھڑی ریسٹ واچ قیمتی ۱۰۰ روپیہ ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے الامۃ : سعیدہ اختر بنت چوہدری احمد خان صاحب چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودہا ۔ گواہ شد : ۔ چوہدری خورشید احمد دار النصر غربی ربوہ ۔ گواہ شد : عبد الغفور سیکرٹری مال دار النصر غربی ربوہ ۔

مسل ۲۱۵۰۰ میں ملک سلطان علی ریحان ولد ملک صالح محمد صاحب قوم ریحان پیشہ معلم ۔ عمر ۳۶ سال بیعت فروری ۱۹۶۱ء ساکن احمدیہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی پانچ ایکڑ مالیت اندازاً ۱۰٫۰۰۰ روپے (۲) ایک کمرہ نصف پختہ قیمت اندازاً ۱٫۰۰۰ روپیہ ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۲۰ روپے ماہوار آمد ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد : ۔ ملک سلطان علی ریحان معلم جماعت احمدیہ ددوہ ضلع سرگودہا گواہ شد : محمد عبد اللہ ولد صالح محمد صاحب برادر موصی گواہ شد : منظور احمد غالب ولد بشیر محمد صاحب سیکرٹری مال ددوہ ضلع سرگودہا ۔

مسل ۲۱۵۰۱ میں رفیعہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۱۵۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ : ۔ رفیعہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب محلہ دار الیمن ربوہ ۔ گواہ شد : ۔ محمد شفیع خاوند موصیہ محلہ دار الیمن ربوہ ۔ گواہ شد : ۔ محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ ۔

مسل ۲۱۵۰۲ میں رسول بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی دو تولے قیمتی ۸۷۰ روپے ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ : ۔ رسول بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب چک چہور ۱۱ ڈاکخانہ سانگلاہل ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد : ۔ غلام نبی ولد جلال دین چک چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ گواہ شد : محمد ابراہیم شاہ چک چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۵۰۳ میں نصیر احمد نجم ولد صوفی نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۷۴ء سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد : ۔ نصیر احمد نجم پوسٹ بکس ۲ میرپور خاص ضلع تھرپارکر ۔ گواہ شد : محمد اسلم ولد سردار خان میرپور خاص ضلع تھرپارکر ۔ گواہ شد : ۔ نور احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میرپور خاص ضلع تھرپارکر

مسل ۲۱۵۰۴ میں عبد الباسط بھٹی ولد عبد العزیز بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے جو اس وقت ۱۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے العبد : ۔ عبد الباسط بھٹی ولد عبد العزیز بھٹی نیو جماعت کالونی حمید پورہ میرپور خاص ضلع تھرپارکر گواہ شد : ۔ عبد العزیز بھٹی وصیت ۱۳۲۹۱ میرپور خاص ضلع تھرپارکر ۔ گواہ شد : ۔ محمد اسلم ولد سردار خان معاملہ ... میرپور خاص ضلع تھرپارکر

مسل ۲۱۵۰۵ میں ہاشم بی بی بیوہ چوہدری غلام حیدر صاحب قوم ساہی جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی چار کنال زرعی قیمت اندازاً ۴۰۰ روپے ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ : ۔ ہاشم بی بی بیوہ چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم چک ۳۵۴ ج ب ضلع لائلپور ۔ گواہ شد : چوہدری محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ چک ۳۵۴ ج ب گواہ شد : ۔ عبد الستار سیکرٹری مال چک ۳۵۴ ج ب

مسل ۲۱۵۰۶ میں چوہدری بشیر احمد ولد خلیفہ علی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کبیروالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ (۱) دو دکان ۔ مکان ۱۹۰-۱۸۱ خام کل کی قیمت ۲۰۳۳ روپے ہیں میرا حصہ ۱۱۶۲ روپے کا ہے ۔ (۲) مکان خام میری ملکیت ہے جسکی قیمت ۳۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے ۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد : ۔ چوہدری بشیر احمد بقلم خود ساکن کبیروالہ ضلع ملتان ۔ گواہ شد : ۔ محمد الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کبیروالہ ضلع ملتان ۔ گواہ شد : ۔ رشید احمد بھٹی معلم وقف جدید حسن پور ضلع ملتان ۔

مسل ۲۱۵۰۷ میں راجہ غالب احمد ولد راجہ علی محمد صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ راجگان ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ (۱) گھر کا سامان ۔ لائبریری کا ذخیرہ کل مالیت ۲۰۰۰ روپے ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۳۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو"

امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ نو تحریک جدید (۴۰/۹) کا اعلان فرماتے ہوئے تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء مقرر فرمائی تھی۔ تاریخ مقررہ پر وعدوں کا جائزہ لیا گیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اس میں ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء تک توسیع فرما دی۔ ابھی تک بعض جماعتوں کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچے۔ اگر اس تاخیر کی وجہ محض سُستی ہے تو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا کلام اور حسبِ ذیل ارشاد پیشِ نظر رکھئے اور جلد از جلد اپنی جماعت کے جملہ افراد کو مستعد اور مطلوبہ قربانی کے لئے تیار کیجئے۔ حضور رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"میں یہ تاکید کرتا ہوں کہ تم کو ہرگز سُست نہ ہونا چاہیئے۔ ایک دن کی سُستی بعض اوقات ایمان کے ضائع ہو جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ ... وہ جماعتیں جو کل کام کرتی تھیں اور آج نہیں کرتیں۔ وہ شخص جو ایک وقت کام کرتا تھا اور دوسرے وقت اُس نے کام کرنا چھوڑ دیا وہ پہاڑ پر سے نیچے گر رہا ہے اور خدا سے دُور جا رہا ہے۔ پس ان کو ڈرنا چاہیئے۔"

جن جماعتوں نے ابھی تک وعدے مرکز میں نہیں بھجوائے وہ اِن ارشادات کی روشنی میں اپنا محاسبہ کریں اور جلد ہی اپنے ایمان افروز ردِّ عمل سے ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

وقفِ جدید کے کام کی اہمیّت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک وقفِ جدید کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا:۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اِس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔" (الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

تمام زعماء صاحبان انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ وقفِ جدید کے کام کے لئے اپنی مجلس کے کسی مستعد رکن کو بطور نائب زعیم مقرر فرمائیں اور اِس امر کی پوری پوری کوشش کریں کہ جماعت کا ہر فرد چھوٹے سے چھوٹے طفل تک۔ اِس بابرکت تحریک میں ضرور حصہ لے۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے والد مکرم حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا ۱۲ جنوری ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احبابِ جماعت والد صاحب کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کے صبرِ جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ (رقیہ رانجھا معلّمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

ربوہ میں الیکٹرانکس ورکشاپ کا قیام

نیو کیمپس ربوہ میں ایک کثیر المقاصد الیکٹرانکس ورکشاپ قائم کی گئی ہے جس کا ایک مقصد نوجوانوں کو الیکٹرانکس میں فنی تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ اِس مقصد کے تحت مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۷۴ء سے ریڈیو ٹیلیویژن سروسنگ کا ایک چھ ماہی کورس شروع کیا جا رہا ہے جس کے اختتام پر تربیت پانے والے اِس قابل ہو جائیں گے کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کی مرمت کا کام کر کے روزی کما سکیں۔ داخلے کے لئے کم از کم قابلیت انٹرمیڈیٹ سائنس ہے جو فنی تجربہ رکھنے والوں کے لئے میٹرک سائنس تک کم کی جا سکتی ہے۔

کورس کی ماہانہ فیس ۳۰ روپے ہے، داخلہ فیس ۱۰ روپے اور سکیورٹی ۱۰ روپے ہے۔ اوقات صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک ہوں گے۔

کورس میں داخلہ کے خواہشمند مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۴ء کو صبح ۸ بجے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی اسناد کے ساتھ انٹرویو کے لئے الیکٹرانکس ورکشاپ نیو کیمپس ربوہ پہنچ جائیں۔

سید امجد بشیر، انجینئر انچارج

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

اُمراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹-۳۰-۳۱ امان ۱۳۵۳ ہش / مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) جماعتیں حسبِ قاعدہ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز ۲۰ فروری تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء کی مشاورت کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع ۲۸ فروری تک اور نمائندگانِ شوریٰ کی اطلاعات حسبِ قاعدہ ۱۰ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

احبابِ جماعت شوریٰ کے لئے جو تجاویز بھجوائیں وہ مقامی جماعت کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور جماعت کی اکثریت کی رائے سے پاس ہو کر امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے آنی چاہئیں۔

(۳) نمائندگانِ مشاورت کی اطلاعات امیر صاحب ضلع کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ امراء اضلاع اِس امر کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں نمائندگان کا انتخاب باقاعدہ طور پر ہو اور ان کے ضلع کے نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت اور ان کی تصدیق سے دفتر ہذا میں آئیں۔

(۴) مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:۔

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے۔"

ازراہِ کرم امراء اضلاع اِس فیصلہ کو بھی ملحوظ رکھیں اور ایسے احباب کے اسماء بھی مقررہ تاریخ تک بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ نمائندگانِ شوریٰ کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ وہ لازمی چندوں کے بقایا دار نہ ہوں اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہوں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی سردار عبد السلام صاحب کراچی میں بیمار ہیں۔ اب کچھ دنوں سے انہیں زیادہ تکلیف ہو گئی ہے۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے ان کی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ دار الرحمت شرقی ربوہ)

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے
اکسیر اپھارہ کاسٹک
ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔
فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر ۲۵ فیصد کمیشن۔ دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو ہیلتھ کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴